ہفت روزہ عالمی خبروں پر تبصرے

18 ستمبر 2021

بائیڈن، برطانیہ اور آسٹریلیا کے ساتھ نیا AUKUS اتحاد بنا رہا ہے

بدھ کے روز امریکی صدر جو بائیڈن، برطانوی وزیر اعظم بورس جانسن اور آسٹریلوی وزیرِ اعظم سکاٹ موریسن نے ایک مشترکہ virtual سیشن میں مشترکہ طور پر تینوں ممالک کے درمیان ایک نئے اتحاد کا اعلان کیا جس کا نام AUKUS رکھا گیا ہے جس کا پہلا پراجیکٹ آسٹریلیا کو نیوکلئیر آبدوز کی فراہمی طے پایا ہے مگر مشترکہ اعلامیہ کے مطابق یہ (اتحاد) "سکیورٹی اور دفاع سے منسلک سائنس، ٹیکنالوجی، صنعتی مراکز اور سپلائی چینز (supply chains) کو مزید مربوط کرے گا" اور خصوصاً "بہت سی سکیورٹی اور دفاعی صلاحیتوں میں تعاون میں خاطر خواہ اضافہ کرے گا"۔ یہ سب اس عزم کے اعادے کے لیے ہے کہ، "Indo-pacific خطے میں سفارتی، سکیورٹی اور دفاع میں تعاون کو مزید گہرا کیا جاسکے"۔ اگرچہ اس کا ذکر نہیں کیا گیا مگر یہ واضح ہے کہ یہ اتحاد چین کے خلاف قائم کیا گیا ہے۔ اس اعلامیے کے حوالے سے چینی وزارتِ خارجہ کے ترجمان نے کہا، "امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا کے درمیان نیوکلئیر آبدوز میں تعاون نے خطے کے امن و استحکام کو شدید دھچکا پہنچایا ہے اور ہتھیاروں کی دوڑ کو مزید تیز کردیا ہے اور اس سے بین الاقوامی عدم پھیلاؤ کی کوششوں کو نقصان پہنچا ہے"۔

فرانس نے بھی اس اعلان پر شدید منفی ردِعمل کا اظہار کیا ہے، فرانس کے وزیرِ خارجہ Jean-Yves Le Drian نے کہا ہے، "ایسا ظالمانہ، یکطرفہ اور ناقابلِ توقع فیصلے سے مجھے وہ سب کچھ یاد آرہا ہے جو جناب ٹرمپ کیا کرتے تھے۔ میں غصے میں اور تلخ ہوں۔ ایسا حلیفوں کے درمیان نہیں ہوتا۔ یہ واقعی کمر میں چھُرا مارنے کے مترادف ہے"۔ آسٹریلیا کے جوہری طاقت سے چلنے والی آبدوز بنانے کے فیصلے سے 2016 میں فرانس کے ساتھ طے پانے والا 40 بلین ڈالر کا معاہدہ منسوخ ہوگیا ہے جسے فرانس نے اُس وقت اِس صدی کی ڈیل قرار دیا تھا۔ فرانس کو پیشگی اطلاع تک نہیں دی گئی اور اس کو یہ خبر آسٹریلوی میڈیا پر گردش کرنے والی افواہوں کے ذریعے ملی کہ اس کے ساتھ کیا جانے والا معاہدہ براہ راست ٹی وی نشریات میں پھاڑا جارہا ہے۔ بہرحال معاہدے کی منسوخی سے زیادہ فرانس کو نئے اتحاد کے بارے میں بات چیت سے باہر رکھے جانے پر غصہ ہے۔ فرانس کی 2016 کی ڈیل کو Indo-pacific خطے میں ایک وسیع البنیاد آسٹریلوی-فرانسیسی اتحاد کی علامت کے طور پر سمجھا جارہا تھا جس کو اسلحے، انٹیلی جنس اور روابط تک پھیلایا جانا تھا۔ بعد ازاں، تاریخ میں پہلی مرتبہ فرانس نے امریکہ کے ساتھ ساتھ آسٹریلیا سے اپنے سفیر کو واپس بلا لیا۔ فرانس نے برطانیہ سے اپنے سفیر کو واپس نہیں بلایا مگر Reuters کے مطابق ایک فرانسیسی سفارتی ذرائع نے غصے سے کہا، "برطانیہ نے موقع پرستی سے اس آپریشن میں حصہ لیا ہے۔ ہمیں ضرورت نہیں کہ پیرس میں ان کے سفیر سے پوچھیں کہ اس کے بارے میں کیا سوچنا ہے اور کیا نتائج اخذ کرنے ہیں"۔

یہ اتحاد برطانیہ کے لیے ایک بڑی کامیابی ہے۔ برطانیہ کے ڈیفنس سیکریٹری Ben Wallace کے مطابق، یہ آسٹریلیا تھا جس نے ایک سال کی خفیہ study کے بعد فرانس کے ساتھ ڈیل ختم کرنے کا فیصلہ کیا اور مارچ میں برطانیہ سے آبدوز کے معاہدے کے بارے میں بات کی۔ ایسا لگتا ہے کہ برطانیہ نے یہ محسوس کیا ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنی خارجہ پالیسی کی سمت میں ایک بڑی تبدیلی لاسکتے ہیں۔ مارچ میں، بورس جانسن نے پارلیمنٹ میں کہا تھا کہ "برطانیہ Indo-pacific میں مزید انہماک (توجہ) سے حصہ لے گا"۔ مزید برآں، امریکہ Quad معاہدے کی حمایت کرتا چلا آیا ہے جس میں جاپان، بھارت اور آسٹریلیا امریکہ کے ساتھ ہیں۔ یہ تنظیم برطانیہ کی بھارت اور آسٹریلیا کے لیے برطانیہ کی حکمتِ عملی کے خلاف ہے اور یہ صرف دونوں ممالک میں امریکہ نواز حکومتوں کی آمد کے بعد ہی ممکن ہوسکا تھا۔

اور بائیڈن انتظامیہ کے لیے، AUKUS کا اعلان اور رواں مہینے کے آخر میں Quad کی میٹنگ ایسی پیشکش کی علامات ہیں جو کہ فی الوقت اس کی اسٹریٹیجک ترجیحات کے عین مطابق ہیں جو کہ امریکہ کو ابھرتے ہوئے چین سے مکمل محفوظ بنانا ہیں جو بحرالکاہل میں اپنی طاقت

کو مستحکم کررہاہے جسے امریکہ اپنی ذاتی بحری حدود میں گردانتا ہے۔یہی وہ بڑی ترجیح تھی جس نے بائیڈن کو افغانستان سے نکلنے پر مجبور کیا اور اسی کی وجہ سے وہ مشرقِ وسطیٰ میں امریکی مصروفیات کو محدود کررہا ہے۔

مسلم امت میں آگاہی رکھنے والے افراد کو چاہیے کہ وہ دنیا کی بڑی طاقتوں کے آپس کے تناؤ اور تنازعات کا غور سے مشاہدہ کریں اور اس بات کو سمجھیں کہ یہ تنازعات وہ سیاسی خلاء مہیا کرتے ہیں جو عالمی منظرنامے پر ان کی ریاست کی واپسی کے لیے درکار ہے۔ اللہ کے اذن سے نبوت ﷺ کے نقشِ قدم پر دوبارہ قائم ہونے والی خلافت راشدہ اپنی ابتداء ہی سے اپنی کثیر آبادی، ذخائر، محلِ وقوع اور اسلامی آئیڈیالوجی کی بدولت بڑی طاقتوں کے برابر آجائے گی۔اسلامی ریاستِ خلافت ایک ہزار سال تک عالمی سپر طاقت رہی ہے جو پوری دنیا میں امن، سکون او رخوشحالی لے کر آئی تھی اور جنگی تنازعات عموماً محدود اور قابو میں رہتے تھے۔ اگر اسے روکا نہ گیا تو دنیا کی بڑی طاقتوں کے درمیان گہری عداوت اور مقابلہ بازی اور تنازعات اور مخاصمات پر بے دریغ تیل چھڑکنا پوری انسانیت کے لیے مزید دکھ کا ہی باعث بن سکتا ہے۔

مغرب افغانستان کو اقتصادی طور پر کچلنا چاہتا ہے

طالبان کو فوجی طاقت کے ذریعے قابو کرنے میں ناکامی کے بعد، مغرب اب اقتصادی دباؤ کو بڑھا رہا ہے۔ امریکی بغل بچہ کابل حکومت پہلے ہی بدترین بدانتظامی اور اندرونی خلفشار کی وجہ سے دیوالیہ ہوچکی تھی جبکہ اس کے نااہل سربراہ صدر اشرف غنی کتابی انداز میں منصوبوں پر منصوبوں کے خیالی پلاؤ پکاتے رہتے تھے مگر ان کے حقیقی نفاذ کی صلاحیت ان کے پاس نہیں تھی۔امریکیوں نے افغانستان میں اپنی جنگ پر 2 ٹریلین ڈالر سے زائد رقم خرچ کی مگر اس کا بڑا حصہ امریکی حکومت کی جانب سے امریکی پرائیوٹ سیکٹر کو ادائیگیوں پر مشتمل تھا جو کہ درحقیقت امریکہ کی اپنی سرحدوں کے اندر رقوم کی منتقلی تھی۔ اور جو رقم اصل میں افغانستان پہنچتی تھی، اس کا بھی ایک بڑا حصہ کرپشن کی نذر ہو جاتا تھا اور حکومت چلانے کے لیے شاید ہی کچھ بچتا تھا۔اس پر مستزاد یہ کہ امریکی فیڈرل ریزرو نے افغانستان کے بیرونی زرِمبادلہ کا بچا کھچا حصہ، جو اس کے پاس اس وقت موجود ہے، منجمد کردیا ہے جو کہ 7 بلین ڈالر ہے جبکہ IMF نے افغانستان کے لیے IMF کے فنڈز تک رسائی بھی روک دی ہے۔ بین الاقوامی امداد، جیسا کہ جرمنی اور عالمی بینک بھی جو پیسہ دے رہے تھے، روک دی گئی ہے۔اس دوران، روایتی انداز میں مغرب اپنے آپ کو انسان دوست اور مددگار کے طور پر ظاہر کررہا ہے جیسا کہ اس ہفتے اقوامِ متحدہ کی اپیل پر 1 بلین ڈالر کے بین الاقوامی امداد کے وعدے کیے گئے ہیں جس کی ادائیگی مغرب احتیاط کے ساتھ کنٹرول کرسکتا ہے، جبکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ افغانستان کی حکومت کو اپنے وسائل استعمال کرنے کی اجازت دے۔افغانستان کے مسائل کا حقیقی حل نام نہاد بین الاقوامی برادری، جس پر مغرب کا غلبہ ہے، نہیں ہے بلکہ مسلم ممالک کے حکمران ہیں جو کہ وسیع دولت اور وسائل رکھتے ہیں مگر ان کو صرف ایسے ہی خرچ کرتے ہیں جیسے مغرب اجازت دے۔ اللہ کے اذن سے، مسلم امت جلد اس ایجنٹ حکمران طبقے کو اکھاڑ پھینکے گی اور ان کی جگہ خلافت قائم کردے گی جو کہ مسلم سرزمینوں کو یکجا کرے گی، تمام مقبوضہ علاقوں کو آزاد کرائے گی، اسلامی شریعت کا نفاذ کرے گی اور اسلامی طرزِ زندگی کا ازسرنو آغاز کرے گی اور اسلام کے نور کو پوری دنیا میں پھیلائے گی۔